12

علاقے کی خوراک کی ضمانت

اس باب میں	صفحہ
کہانی: کاشت کاری میں تبدیلیاں	218
علاقے کی خوراک کی حفاظت کسے کہتے ہیں	220
سرگرمی: دس تخم	221
غذائیت اور خوراک کی حفاظت وضمانت	222
جب کاشتکاری کا طریقہ بدلتا ہے خوراک بدل جاتی ہے	223
کہانی: خوراک کی تبدیلی سے مقامی امریکائیوں کی صحت پر اثر پڑتا ہے	224
مقامی خوراک کی حفاظت وضمانت کو بہتر بنانا	225
علاقائی خوراک کے منصوبے	226
کہانی: ایڈز کے یتیم مریضوں کے لئے جونیئر فارمر فیلڈ سکول	228
شہروں میں خوراک کی حفاظت وضمانت	229
کہانی: لوگوں کی سبزیاں	229
شہروں میں خوراک کے تحفظ میں حکومت کو مدد کرنی چاہئے	230
شہروں کے لئے صحت مند پالیسی	230
بھوک کی سیاسی اور سماجی وجوہات	231
خوراک کے تحفظ پر کارپوریٹ کنٹرول	231
کہانی: قحط کے خلاف ضائع شدہ تخم کی بحالی	232
خوراک کی خودمختاری انسانی حق ہے	235
کہانی: وایا کمپسینا (Via Campesina) لوگوں کے خوراک پر کنٹرول کو مضبوط کرتا ہے	235

علاقے کی خوراک کی ضمانت

صحت مند رہنے کے لئے لوگوں کو غذائیت سے بھر پور خوراکیں کھانی چاہئیں۔ اگر ہم اپنے خاندان کے لئے کافی خوراک خرید یا اُگا نہیں سکتے تو ہمیں بھوک، خراب غذائیت اور دوسرے مسائل کا سامنا کرنا ہوگا۔ خوراک کی ضمانت کا مطلب یہ ہے کہ سب کو صحت مند زندگی گزارنے کے لئے سال بھر کافی اور صاف خوراک مہیا ہو۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ خوراک ایسے طریقوں سے پیدا کی جائے اور تقسیم کی جائے جس سے صحت مند ماحول، علاقے اور خود اعتمادی کو تقویت ملے، اور سب لوگوں کو متوازن غذاء میسر آجائے۔

بھوک کی کئی وجوہات ہیں بعض وجوہات ماحولیاتی ہوتی ہیں جیسے کمزور مٹی، آب وہوا میں تبدیلی اور پانی کی قلت۔ اگر بھوک ان وجوہات پر منحصر ہو تو اس کا ازالہ صحت مند کاشتکاری (دیکھئے باب پندرہ) پانی اور زمین کے صحیح استعمال کے ذریعے کیا جاسکتا ہے۔ (دیکھئے ابواب چھ اور نو سے گیارہ تک)

بعض اوقات بھوک کی وجوہات سیاسی ہوتی ہیں جیسے مہنگائی، زمین کی قلت اور خوراکوں اور مارکیٹ پر بڑی بڑی کمپنیوں کا قبضہ۔ ان وجوہات کی تلافی علاقائی تنظیم سازی کے ذریعے کی جاسکتی ہے خوراک کی پیداوار کے لئے ہمیں زمین، پانی اوزار، بیج اور کاشتکاری کرنے کے علم کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہر ایک کو خوراک پہنچانے کیلئے ان امور پر نظر رکھنی ہوگی: شفاف تقسیم، مناسب قیمتیں، مقامی مارکیٹوں اور خوراک کا تحفظ۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے ہمیں ایک عادل معاشرے کے قیام کے لئے کام کرنا ہوگا۔

کاشتکاری میں تبدیلیاں

کمبوڈیا کے علاقے پرے ونگ میں لوگوں نے اپنے لئے اتنے چاول اُگائے کہ نامعلوم مدت تک وہ اسے کھاتے رہے۔ چاول کے ساتھ ساتھ وہ جنگلی سبزہ، مچھلی اور اسی طرح دھان کے کھیت میں پلنے والے دوسرے جانور اور قدرتی دوائیاں کھاتے تھے۔ شکار کا گوشت، پھل اور اخروٹ وغیرہ بھی وہ جنگل سے حاصل کر کے کھاتے تھے۔ سیلاب اور جنگ کے زمانے کے علاوہ وہ ان خوراکوں کی وجہ سے صحت منداور توانا رہتے تھے۔ چالیس سال قبل، حکومت نے اہم فصلوں کی بہتری اور پیداواری بڑھانے کے لئے کاشتکاری کے جدید طریقے متعارف کرائے۔ یہ جدید طریقے پوری دنیا کی زراعت میں اپنائے جا رہے تھے جسے ''سبز انقلاب'' کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ سبز انقلاب میں پیداوار بڑھانے کے لئے کیمیاوی کھادوں اور کیڑے مار ادویات کے استعمال پر زور دیا جاتا تھا۔ اس میں فصل بونے اور کاٹنے کے لئے بڑی مشینریاں اور آب پاشی کا بڑا نظام استعمال کیا جاتا تھا۔

پرے ونگ کے لوگوں نے جب ان جدید طریقوں کو اپنایا تو وہ فروخت کرنے کے لئے بھی کافی بڑی مقدار میں چاول پیدا کرنے لگے۔ اس رقم سے وہ گھر اور سڑک کی تعمیر کرنے لگے، اپنے لئے کپڑے اور ریڈیو وغیرہ خریدنے لگے۔ گاؤں والوں نے جانوروں کی کھاد کا استعمال چھوڑ دیا، خشک موسم کی فصلوں کو چاول کی خاطر ترک کر دیا۔ اسی طرح کاشتکاری کے روایتی طریقے کو بھی الوداع کہا۔

جدید طریقوں سے ایک ہی فصل وسیع زمین پر اُگتی تھی اور چاول کی پیداوار کو بڑھا دیا لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اُنہیں معلوم ہوا کہ اُن کی خوراک کا انداز اور زمین بدلنے لگی ہے۔ پودوں کو ختم کرنے والی ادویات نے اُن پودوں اور جڑی بوٹیوں کو بھی ختم کر دیا جو وہ کھانے کے لئے استعمال کرتے تھے۔ مچھلی اور دوسرے ایسے کمیاب ہونے لگے سال بہ سال اُن کے کیمیکلز کے اخراجات میں اضافہ ہوتا گیا جبکہ چاول کے سوا کوئی دوسری خوراک تھی بھی نہیں۔ جلد ہی اُن کی زمینوں نے صحت مند فصلیں اُگانا چھوڑ دیا اور چاول کی پیداوار کم ہونے لگی۔ گاؤں والوں نے جب اس آفت کے پس منظر کا تجزیہ کیا تو اُنہیں معلوم ہوا کہ اُن کے کاشتکاری کا پرانا طریقہ ہی بہتر تھا۔ جس میں مختلف فصلیں اُگائی جاتی تھیں اور قدرتی کھاد استعمال کی جاتی تھی انہوں نے پرانے طریقے میں کئی فوائد کا ادراک کیا اور پرانے طریقے کو اپنانے کا ارادہ کیا۔ اُنہوں نے نئے طریقے بھی آزمانے شروع کئے، جیسے دھان کے پودوں کو قریب قریب لگانا اور ایک ہی کھیت میں مختلف فصلیں اُگانا۔

اُن کی زمین کی کیمیکلز سے بحالی کے دوران اُنہیں فاقے کرنے پڑے لیکن اب پرے ونگ کے لوگوں کے پاس وافر خوراک موجود ہے۔اُن کے پاس بیچنے کے لئے چاول تو نہیں لیکن کھانے کے لئے رنگ رنگ کی خوراکیں ہیں۔ جیسا کہ ''میزنی'' (گاؤں کا ایک عمر رسیدہ آدمی) نے کہا ''چونکہ ہم اپنے آبائی طریقوں پر فصلیں اُگاتے ہیں، ہمارے آباؤ اجداد خوش ہیں، ہمارے کھیت خوش ہیں اور ہم صحت مند ہیں''۔

علاقے کی خوراک کی حفاظت کسے کہتے ہیں؟

یہ سمجھنے کے لئے کہ علاقے کے لوگوں کو کافی اور صحت بخش خوراک کے حصول میں کیا مسائل ہیں، درجہ ذیل مختلف چیزوں کا جائزہ لیں جو سب مل کر خوراک کی حفاظت وضمانت کو یقینی بناتی ہیں۔

خوراک کی پیداوار: زمین ، پانی اور تخم تک رسائی کاشتکاری کا علم اور کھانے اور فروخت کرنے والی خوراک کے درمیان توازن کی تلاش۔

اچھی صحت۔ لوگوں کو خوراک سے غذائیت ہضم کرنے کے لئے صحت مند رہنا پڑتا ہے۔ اگر لوگ گندے پانی اور بیماریوں کے باعث کمزور ہو تو وہ اپنے لئے وافر خوراک پیدا کرنے میں ناکام رہیں گے

رقم ، بچت اور قرض۔ لوگوں کو کچھ خوراک خریدنے کے لئے رقم کی ضرورتی ہوتی ہے خوراک کو پیدا کرنے والوں کوتخم کے لئے قرض کی ضرورت ہوتی ہے خصوصاً اُن وقتوں میں جب فصلیں ناکام ہوجاتی ہیں۔

خوراک ذخیرہ کرنا۔لوگوں کوعموماً تین یا چار مہینوں تک خوراک کوذخیرہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، تاکہ بارانی یاخشک موسم میں خوراک میسر ہو۔یا قحط میں خوراک موجود ہوذخیرہ شدہ خوراک کو کیڑوں سے محفوظ رکھنا چاہئے۔اگر چوہے آپ کی آدھی خوراک کھا جائیں تو آپ کو بھوکا رہنا پڑے گا۔

خوراک کی نقل وحرکت اور تقسیم: خوراک کو مارکیٹ تک لے جانا اور اس تک لوگوں کی رسائی کو آسان بنانا

زہریلی خوراکیں (جیسے کیمیکلز، جراثیم یا کیڑے مار ادویات وغیرہ کی وجہ سے گندہ خوراکیں) اگر موجود ہوں بھی تو وہ ہماری صحت کوغذائیت اور تقویت نہیں دے سکتیں۔اس طرح خوراک تیار کرنے اور پکانے کیلیۓ اگر مناسب ایندھن اور کافی وقت نہ ہوتو کمپنیوں کی تیار کردہ ڈبوں والی خوراکیں صحت کے لئے نقصان دہ ہوتی ہیں۔

دس تخم:۔ اس سرگرمی کی مدد سے علاقے کے لوگ اپنے مشترکہ مسائل پہچان کراس کے سد باب کیلئے متفق ہوجاتے ہیں۔اور پھر یہ مشترکہ فیصلہ اُنہیں اپنی خوراک میں بہتری لانے کی طرف راغب کرتی ہے اوراُن کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔

وقت: دو گھنٹے

مواد: ہرگروپ کے لئے دس دانے تخم کے، رنگدار قلم، ایک بڑا کاغذ۔

1) آٹھ یا دس افراد کے گروپ بنائیں، ہرگروپ سے خوراک کی حفاظت کے لئے اقدامات پر گفتگو کرنے کو کہئے۔ جیسے خوراک کی پیداوار، خوراک کا ذخیرہ کرنا، قرض، ایسے بازار جوصحت بخش خوراک فروخت کرتے ہوں، خوراک اُگانے کے لئے مناسب اوراچھی زمین وغیرہ۔ شہروں کے لوگوں کے تحفظات دیہاتی لوگوں کے تحفظات سے مختلف ہوسکتے ہیں۔ خصوصاً وہ دیہاتی علاقے جہاں ماہی گیری، شکار اور کاشتکاری ہوتی ہو۔ اپنے علاقے کی خوراک کے تحفظ کے مسئلے کو زیر بحث لائیں۔ بڑے کاغذ پر خوراک کی حفاظت کے مختلف حصے لکھیں یا اُن کی تصاویر بنائیں۔

2) ہرگروپ کو تخم کے دس دانے دیں۔ اوراُن سے کہیں کہ وہ یہ فیصلہ کریں کہ خوراک کی حفاظت کا کونسا حصہ مسائل کا باعث ہے۔ جس طرف زیادہ مسائل ہوں اُس طرف زیادہ تخم رکھیں مثلاً: کیا بعض خاندانوں کو بھوکا رہنا پڑتا ہے کیونکہ خوراک اچھی طرح ذخیرہ نہیں ہوتی۔ یا نقل وحمل کا کوئی انتظام نہیں جس کے ذریعے خوراک مارکیٹ میں پہنچائی جائے؟ یا کوئی مارکیٹ ہی نہیں جہاں کوئی خوراک خرید سکے۔ یا کمزور مٹی اور پانی کی قلت ہو، اس طرح گروپ خوراک کی حفاظت کا کمزور ترین حصہ دریافت کرسکیں گے۔ ایک ہی علاقے میں مختلف لوگوں کے مختلف مسائل ہوسکتے ہیں۔ اس امر کو یقینی بنائے کہ ہر ایک مسئلہ سنا جائے۔

3) جب ہرگروپ اپنی خوراک کی حفاظت کے فوری مسائل معلوم کرے تو ساتھ یہ بھی معلوم کرے کہ کونسے مقامی وسائل اُن کے مسائل کے حل میں معاون ہوسکتے ہیں۔ اگرخوراک کی پیداوار سب سے بڑا مسئلہ ہو تو اس کے لئے نظریات پیش کرنے چاہئیں۔ اگر کوئی مارکیٹ نہ ہو تو کیا کسی ایسی دکان کا کھولنا ممکن ہے جو صحت بخش خوراک فروخت کرے۔ یا کسی ٹرک کو خریدنا یا اس میں حصہ خریدنا آسان ہے جو علاقے کے خوراک مہیا کرے۔ ان میں سے ہر نظریے کی اپنی اہمیت ہوتی ہے۔

4) ہر ممکن حل پیش کرنے کے بعد گروپ بڑے کاغذ پر بہترین حل پیش کریں۔ جو زیادہ حقیقی اور عملی ہو۔ پھر ان نظریات میں تخم کے دس دانے تقسیم کریں۔ جو حل زیادہ درست اور عملی ہو اُس کے قریب زیادہ تخم رکھیں۔

5) جب گروپ مسائل پر گفتگو کرکے حل کے متعلق فیصلے کرے تو پھر سب ایک بڑے گروپ میں جمع ہوجائیں۔ دس تخم کو پھر استعمال کریں یا پھر ہاتھ اُٹھانے کے ذریعے ووٹ ڈالیں۔ اور اسی طرح پہلے اور دوسرے حل پر اتفاق کریں۔ پھر ان حل کو عملی کرنے کی ترکیب سوچیں۔ کس شخص کی دلچسپی لینے کی ضرورت ہے؟ علاقائی لوگ کونسے وسائل مہیا کرسکتے ہیں؟ کام کب شروع ہوسکتا ہے؟ طویل المیعاد مقاصد کا تعین کریں مثلاً یہ کہ ''دوسال بعد علاقے میں کسی کو بھوکا نہیں رہنا ہوگا''۔ اسی طرح قلیل المیعاد مقاصد بھی واضح کریں جیسے ''علاقائی وسائل کو اکٹھا کرکے تین مہینوں میں ایک دکان کھولنا یا موسم کی ابتداء میں کاشت کے لئے زمین تیار کرنا''۔

غذائیت اور خوراک کی حفاظت وضمانت :۔ جب لوگوں کی غذائیت خراب ہوتی ہے اور جب وہ بیمار ہوجاتے ہیں تو وہ زیادہ خوراک پیدا کرنے پانی لانے، گھر صاف کرنے اور ماحول کو صحت مند رکھنے کے قابل نہیں رہتے ۔ جب صحت مند خوراک کا خرچ قابل برداشت ہو اور مارکیٹ میں دستیاب ہو تو لوگوں کو متنوع خوراکیں دستیاب ہوتی ہیں۔ خوراک نہ کھا سکنے کی وجہ سے جسم کمزور ہوتا ہے۔ اور درجہ ذیل بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔

Dry malnutrition:

بچہ محض ہڈی اور چمڑے کا مجموعہ بن جاتا ہے

- سخت دست، خصوصاً بچوں میں۔
- خسرہ جو وقت کے ساتھ ساتھ زیادہ خطرناک ہوتا جاتا ہے
- خطرناک حمل اور تولید۔ کمزور اور معذور بچوں کی پیدائش کا احتمال۔
- خون کی کمی، خصوصاً عورتوں میں
- تپ دق۔ وقت کے ساتھ ساتھ عام ہوتا جاتا ہے۔
- چھوٹے چھوٹے امراض جیسے زکام جو زیادہ عام اور سخت صورت اختیار کرتے ہیں۔ جو نمونیاں اور پھیپھڑوں (سانس) کی بیماری کا باعث بنتے ہیں۔
- ذیابطیس ۔ ایک ایسی بیماری جس میں بدن چینی کا استعمال نہیں کرسکتا۔ یہ بیماری عام ہوجاتی ہے ۔
- ایچ آئی وی (HIV) اور ایڈز کی بیماریاں عام ہوجاتی ہے اور ان کی دوائیاں بھی غیر موثر ہوجاتی ہیں۔
- دمہ، بھاری دھاتی زہر کے باعث بیماریاں ۔ جو زہریلے مواد کی وجہ سے بنتی ہیں۔ (دیکھئے ابواب سولہ، اور بیس) جن بچوں کی غذائیت اچھی نہیں ہوتی وہ اتنے کمزور ہوتے ہیں کہ وہ کچھ سیکھ نہیں سکتے یا سرے سے سکول نہیں جاسکتے۔

Wet malnutrition:

بچہ محض ہڈی، چمڑی اور پانی کا مجموعہ بن جاتا ہے

بدغذائیت خصوصاً بچوں کا مسئلہ ہوتا ہے اس کا فوری علاج نہایت ضروری ہوتا ہے

(صحت کے مسائل کے متعلق مزید جاننے کے لئے اور غذائیت کے متعلق معلومات حاصل کرنے کیلئے ایک عام طبی کتاب کا مطالعہ کریں جیسے Where there is no Doctor

تیار خوراک صحت بخش نہیں ہوتی:۔ جب لوگوں کے پاس خوراک اُگانے کے لئے زمین نہ ہو، گنجان آباد شہروں میں رہتے ہوں، مارکیٹوں میں مہنگی خوراک خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے ہوں یا اپنے روایتی انداز میں صحت بخش خوراک حاصل کرنے میں مشکلات ہوں تو وہ تیار خوراک کھانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ جس میں بہت کم غذائیت ہوتی ہے۔ اکثر ان خوراکوں کے ساتھ کیمیکلز شامل کئے جاتے ہیں یا ایسے طریقوں پر ذخیرہ کی جاتی ہے۔ یا تیل مین تلی جاتی ہے کہ اس میں چینی اور نمک کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے اور غذائیت کم۔ چھوٹی مقدار میں یہ خوراک مضر نہیں ہوتی ہے لیکن اس کے باقاعدہ استعمال اور غذائیت والی خوراکوں کی عدم موجودگی میں ہم ضروری غذائیت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

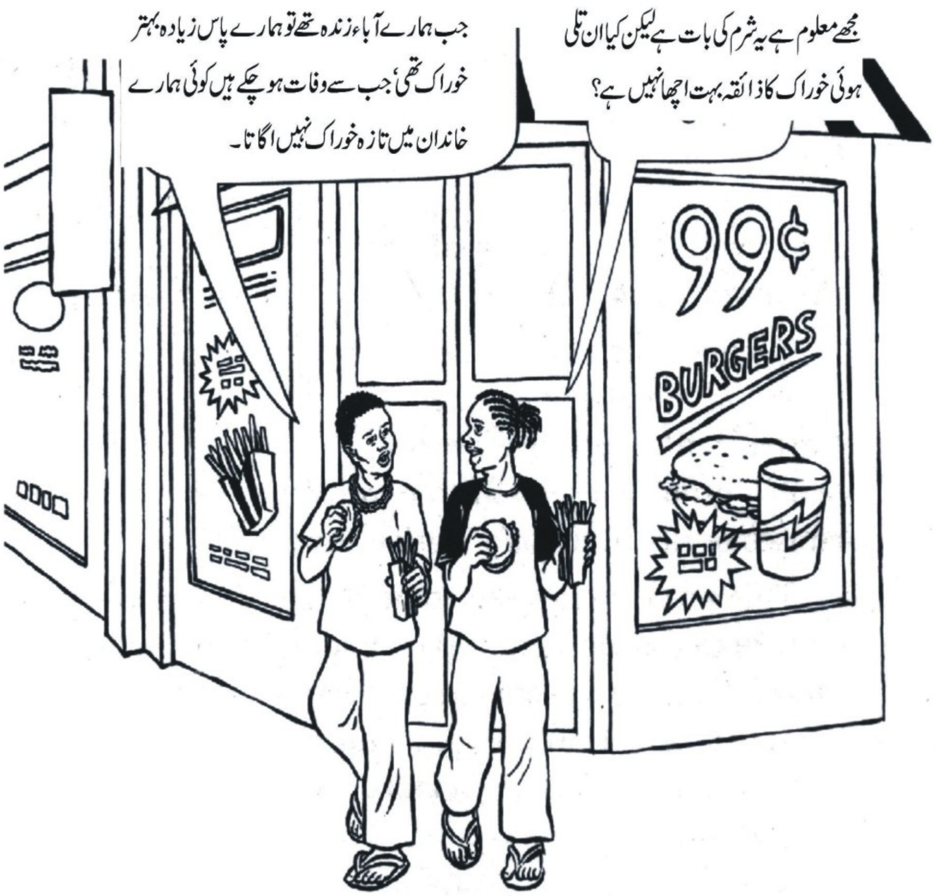

جوں جوں یہ لوگ یہ تلی ہوئی تیار خوراکیں کھاتے ہیں اُن کے وزن میں اضافہ ہوتا جاتا ہے، اور دیگر بیماریوں کا شکار بنتے ہیں جیسے ہائی بلڈ پریشر دل کے امراض، فالج، ذیابیطس اور کینسر کی چند قسموں کی بیماریاں یہی وجہ ہے کہ ان خوراکوں کی وجہ سے غذائیت کم ہوگی اور وزن زیادہ۔

جب کاشت کاری کا طریقہ بدلتا ہے، خوراک بدل جاتی ہے:۔ دنیا میں ہر کہیں کسانوں کو اپنی زمینوں سے بے دخل کئے جا رہے ہیں۔ وہ کھیت اب برآمد کرنے کیلئے فصلیں پیدا کرتے ہیں جو پہلے مقامی علاقوں کے لئے پیداوار کرتے تھے۔ زمین، بیج، مارکیٹ اور کاشت کاری کے طریقوں پر کارپوریشنوں کے بڑھتے ہوئے کنٹرول سے نہ صرف کسانوں کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ ہم میں اس کی زد میں آتے ہیں۔

صحت بخش خوراک کمیاب ہوتی جارہی ہے۔ بہت سے شہروں میں باسی اور غیر صحت بخش خوراکیں دستیاب ہوتی ہیں لیکن تازہ اور صحت بخش خوراکیں ناپید۔ اس وجہ سے ہماری غذائیت میں نمایاں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ ہمارے آباؤ اجداد کو تازہ خوراکیں ملتی تھیں جبکہ ہمیں ایسی خوراکیں ملتی ہیں جن میں غذائیت کم ہوتی ہے اور مصنوعی اضافے زیادہ جیسے خوشبو، رنگ، نمک وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے ہم میں سے اکثر زیادہ خوراک کھاتے ہیں جبکہ ان خوراکوں کی طرح غذائیت موجود نہیں۔

خوراک کی تبدیلی سے دھس علاقائی امریکنوں کی صحت پر اثر پڑتا ہے

چند ہی صدیاں پہلے مقامی امریکنوں کو تازہ خوراک میسر تھی کیونکہ وہ شکار کھیلنے کے علاوہ وہ تازہ سبزیاں اُگاتے تھے۔ جب پھل، سبزیاں اور گوشت نایاب ہو گئے تو اُنہیں پھر بھی جڑی بوٹیاں اور چھوٹے چھوٹے جانور میسر ہوتے تھے۔ تقریباً سو سال پہلے امریکہ کی حکومت نے اُن پر شکار اور ماہی گیری پر پابندی لگا کر اُنہیں مجبور کر دیا کہ وہ حکومت کی فراہم کردہ اشیاءِ خوردونوش (آٹا، چینی اور سور کی چربی) پر گزر بسر کریں۔ آج بھی بہت سے مقامی امریکائی یہی خوراکیں کھاتے ہیں۔ اُنہیں صرف تلی ہوئی باسی خوراک ہی میسر ہے۔ جن لوگوں کو حکومت کی طرف سے خوراک نہیں ملتی وہ اکثر بہت خراب خوراک کھاتے ہیں۔ چونکہ اُنہیں ایسی خوراکوں پر مجبور کر دیا گیا جن میں غذائیت نہیں ہوتی اس لئے اُن کے وزن بڑھ گئے ہیں۔ اور دیگر اُن بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں جو بدغذائیت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

اس مسئلے کی وجہ سے چند مقامی امریکائیوں میں اپنی موروثی ثقافت کی بحالی کا شعور پیدا ہو رہا ہے۔ اب وہ مکئی، لوبیا، کدو اُگا رہے ہیں، گوشت کے لئے بھینسوں کو پال رہے ہیں ماہی گیری کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ لیکوٹا نیشن کے ایک ڈاکٹر ریچرڈ آئرن کلوڈ کا کہنا ہے کہ ''کھانے کی عادتوں، روایتوں اور زندگی کے طور طریقوں میں تبدیلی کی وجہ سے ذیابیطس بڑھنے لگا ہے اس لئے اپنی ثقافت کو دوبارہ اپنانے سے یہ بیماریاں ختم بھی ہو سکتی ہیں''۔

روایتی کاشتکاری جیسے مختلف فصلیں اُگانے سے ہماری صحت بہتر ہو سکتی ہے اور مستقبل میں ہماری نسلوں کے لئے زمین محفوظ ہو سکتی ہے۔

مقامی خوراک کی حفاظت وضمانت کو بہتر بنانا

حکومت کا حق ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ کوئی بھوکا نہ رہے۔قومی حکومت ہی ایسی پالیسیاں بنا سکتی ہے کہ کاشتکاری کو فروغ دے۔زمینوں کو آلودگی سے بچائے۔ کسانوں کو آسان قسطوں پر قرضے دیں۔اور کسانوں کے مسائل کو حل کرنے میں مدد دے۔بعض قومی حکومتیں سبسڈی (چھوٹ یعنی کسانوں اور خریداروں کو رقم مہیا کرنا) دیتی ہیں۔تاکہ خوراک کے تحفظ کو بہتر بنایا جاسکے۔سبسڈی کی قسموں میں ایک قسم قیمتوں کو اُٹھانا ہوتا ہے اس سے مارکیٹ میں کسانوں کی پیداوار کو معیاری قیمت ملتی ہے جسے (Price Support) کہا جاتا ہے جبکہ ایک قیمتوں کو کنٹرول کرنا ہوتا ہے(Price control) جس کا مقصد خریداروں کے لئے قابل برداشت قیمتوں کا تعین کرنا ہوتا ہے۔

یہ حکومتی سہارے اکثر کارپوریشنوں کے اختیار میں آکر غلط استعمال کئے جاتے ہیں۔کیونکہ ان کے پاس بڑے بڑے مراعات ہوتے ہیں اور جو اکثر غیر صحت بخش خوراک پیدا کرتے ہیں۔جب حکومتی سہارے کا اس طرح ناجائز استعمال ہوتا ہے تو اکثر اس کا نتیجہ مزید بھوک اور بدغذائیت کی صورت میں نکلتا ہے۔حکومتی سہارے کے علاوہ بھی خوراک کے تحفظ کے کئی طریقے لوگ اپنا سکتے ہیں۔چھوٹے باغ لگانے سے لیکر کسانوں کی مارکیٹ کے قیام تک یا خوراک کے تحفظ کے متعلق تبدیلیوں سے بھی مثبت نتائج برآمد ہوتے ہیں اور مزید کام کرنے پر لوگوں کو آمادہ کرتا ہے۔

مقامی خوراک صحت بخش، تازہ ہوتی ہے اور مقامی روایات اور ثقافت کو سہارا ملتا ہے۔

علاقائی خوراک کے منصوبے

جب مقامی سطح پر خوراک کی پیداوار اور تقسیم ہو تو خوراک کو زیادہ پائیدار تحفظ ملتا ہے۔ مقامی سطح پر اُگی خوراک زیادہ اور تازہ ہوتی ہے۔ اس سے مقامی سطح پر معیشت بھی مضبوط ہوتی ہے۔ لوگوں کے درمیان رشتے مضبوط ہوتے ہیں چونکہ غریب علاقوں میں زمین اور مارکیٹوں کی کمی ہوتی ہے۔ اس لئے خوراک کی پیداوار اور تقسیم اُن کے لئے بہت اہم ہوتی ہے۔

مقامی سطح پر زیادہ خوراک اُگانے کے طریقے

یہ منصوبے بہت کم زمین اور رقم کے ساتھ شروع کئے جا سکتے ہیں اور تازہ خوراک کی پیداوار میں معاون ہو سکتے ہیں۔

گھر کے اندر باغبانی:۔ گھر کے قریب گھر کے باغ سے خاندان کو تازہ سبزیاں میسر ہوتی ہیں۔

- سکول کے باغ سے بچوں کو تازہ سبزیاں اور پھل میسر ہوتے ہیں۔ اور بچوں کو سکول ہی میں غذائیت مل سکتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بچوں کو زراعت کی تعلیم اور ثقافت بھی سکھائی جا سکتی ہے۔
- علاقے کے باغ سے لوگوں کو مجتمع ہونے اور اُن کے لئے جگہ اور خوراک کی دستیابی آسان ہوتی ہے۔ ایسے لوگ بھی یہاں جمع ہونگے جن کی اپنی زمین نہیں ہوتی۔ علاقائی باغوں کی بنیاد پر وہ خوراک کی پیداوار کے طریقے سیکھ سکتے ہیں۔ اُن کی مہارتیں بہتر ہو سکتی ہیں اور وہ مارکیٹوں اور طعام گاہوں کا آغاز بھی کر سکتے ہیں۔ خوراک کے تحفظ پر ایک چھوٹا سا باغ بھی بڑا اثر ڈال سکتا ہے۔
- علاقے کی مدد سے چلتی ہوئی زراعت تب عمل میں آتی ہے جب وہ صارفین پر براہ راست خوراک فروخت کریں۔ لوگ فصلیں اُگانے سے قبل کسانوں کو ادائیگی کرتے ہیں۔ اور پھر کٹائی کے موسم میں لوگ ہر ہفتے تازہ خوراک حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح کرنے سے کسانوں کی مدد ہوتی ہے کیونکہ وہ کاشتکاری کے قابل ہوتے ہیں جبکہ خود اُنہیں تازہ خوراک یں ملتی ہیں۔
- بیج کو محفوظ کرنے کے پروگرام سے روایتی بیج محفوظ کئے جاتے ہیں کیونکہ صحت مند کاشتکاری اور خودکفیل معاشروں کے لئے متنوع بیجوں کا ہونا لازمی ہے۔

مناسب قیمتوں پر صحت بخش خوراک کی دستیاب کرنا:

دنیا اب استعمال سے زیادہ خوراک پیدا کرتی ہے لیکن پھر بھی لوگ بھوکے رہتے ہیں۔ یہ نا قابل برداشت مہنگائی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جبکہ غریب لوگوں کو صحت بخش خوراک میسر ہوتی بھی نہیں۔ صارف اور فروخت کنندہ دونوں کے لئے مناسب قیمتوں کے تعین کے لئے حکومت کی مدد ضروری ہے۔ مناسب قیمتوں پر خوراک کی دستیابی کو یقینی بنانے کیلئے چند طریقے درج ذیل ہیں۔

- جب کسانوں کی اپنی مارکیٹ ہوتی ہے تو نقل وحمل اور دلال کا خرچ اُٹھانا نہیں پڑتا۔ اس لئے کسانوں کو کم خرچ اُٹھانا پڑتا ہے اور صارف کو کم قیمت پر میسر آتی ہے۔ کسانوں کی مارکیٹ میں صارفین کو گفتگو کا موقع ملتا ہے اور کاشتکاری کے متعلق معلومات حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح کسانوں کو صارفین کی ضروریات اور صارفین کو کسانوں کی محنت کا علم ہوجاتا ہے۔
- خوراک فروخت کرنے کی ایسی مارکیٹیں جو اُن کارکنوں اور لوگوں کی ہوں جہاں وہ خوراک خریدتے ہیں۔ جو لوگ یہاں سے خوراک خریدتے ہیں وہی لوگ مارکیٹ میں بل ادا کرنے کی بجائے کام کرتے ہیں۔ خوراک اور سبزی کی یہ چھوٹی چھوٹی دکانیں مقامی کسانوں کی اُگائی ہوئی خوراکیں خریدتی ہیں۔
- کسانوں کی دکانوں میں اُنہیں فروخت کرنے کے لئے مناسب قیمتیں مقرر ہوسکتی ہیں۔ اور صارف کو بھی مناسب قیمتوں پر خوراک ملتی ہے۔ (دیکھئے صفحہ 313)

خوراک کا محفوظ ذخیرہ:۔ خوراک کو محفوظ طریقے سے ذخیرہ کرنا اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ اس کا اُگانا اور اس تک رسائی رکھنا۔ قحط، طوفان، سیلاب، مرض کی وجہ سے فصلیں تباہ ہوکر بھوک اور معاشی بحران کا سبب بن سکتے ہیں۔ علاقے میں خوراک کو محفوظ طریقے سے ذخیرہ کرنے سے ان مسائل پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ (خوراک کو ذخیرہ کرنے اور بیماریوں سے بچانے کے متعلق مزید معلومات کے لئے دیکھئے صفحہ 375)۔

بحرالکاہل کے جزیرے ٹیموٹو (Timotu) میں طوفان بعض اوقات فصلوں کو تباہ کرتے ہیں۔ خوراک کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے لوگوں نے بڑے بڑے گڑھے کھودے ہیں جن میں وہ مختلف پھل اور سبزیاں مخصوص انداز میں ذخیرہ کرتے ہیں۔ ان کی کھدائی میں سب حصہ لیتے ہیں۔ جب فصلیں تباہ ہوجاتی ہیں اور لوگ بھوکے ہوجاتے ہیں تو ان کے پاس یہ ذخیرہ موجود ہوتا ہے۔

- فوڈ بینک وہ جگہیں ہوتی ہیں جہاں خوراک جمع کی جاتی ہے اور پھر ضرورت مندوں میں تقسیم کی جاتی ہے۔ فوڈ بینک بحران کے وقت استعمال میں لایا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ لوگ اس پر انحصار کرنے لگتے ہیں اس لئے طویل المیعاد بنیادوں پر یہ مسئلے کا مستقل حل نہیں ہے۔ جب پورا علاقہ بھوک اور قحط کی زد میں ہو تو بین الاقوامی ایجنسیوں کی مدد سے اس بحران سے نکلا جاسکتا ہے۔ خوراک کو محفوظ کرنے کے لئے خوراک کی امداد ایک عارضی حل ہے۔ مستقل حل نہیں۔ (دیکھئے صفحہ 235)۔

ایڈز کے یتیم مریضوں کے لئے جونیئر فارمر فیلڈ سکول

افریقہ کے ملک موزمبق میں (جیسا کہ افریقہ میں عموماً ہے) ہزاروں ایسے بچے یتیم ہو چکے ہیں کہ جن کے والدین ایچ آئی وی اور ایڈز کی وجہ سے فوت ہو چکے ہیں۔ جو بچے دیہات میں یتیم ہو چکے ہیں وہ بھوک، بدغذائیت اور جنسی تشدد کے خطرات کا شکار ہیں۔ اپنے والدین کی موت کے بعد وہ اپنے کنبے کے سربراہ ہو جاتے ہیں جنہیں پھر کمائی کی تلاش کرنی پڑتی ہے۔ چونکہ دیہاتوں میں ملازمتوں کے مواقع بہت کم ہوتے ہیں اس لئے یہ بہت مشکل کام ہوتا ہے۔ اگرچہ ایسے بچے اکثر کسانوں کے خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن وہ کاشتکاری کے طریقے اس لئے نہیں جانتے کہ اُن کے والدین نے انہیں اپنی کمزوری اور بیماری کی وجہ سے یہ طریقے نہیں بتائے ہوتے۔

اقوام متحدہ کے ورلڈ فوڈ پروگرام اور فوڈ اینڈ ایگریکلچرل پروگرام کی مدد سے جونیئر فارمر فیلڈ اور لائف سکول کا آغاز یتیم بچوں کی دیکھ بھال کے لئے کیا گیا۔ ان سکول میں چودہ سال سے لیکر اٹھارہ سال تک کے یتیم بچے اکٹھے کام کرتے اور رہتے ہیں۔ انہیں یہاں کاشتکاری، غذائیت، جڑی بوٹیوں اور دوسری مہارتوں کی تعلیم دی جاتی ہے۔

ان بچوں کو یہاں درجہ ذیل جدید اور روایتی طریقوں کی تعلیم دی جاتی ہے۔ کھیت کی تیاری، فصل بونا، پودوں کی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا، خلائی، آبپاشی، کیڑوں مکوڑوں کو ختم کرنا، وسائل کی حفاظت اور استعمال، فصلوں کو مختلف مراحل سے گزارنا، فصلوں کی کٹائی کرنا، خوراک کو ذخیرہ کرنا اور مارکیٹ کے بارے میں مہارتیں۔ رقص وسرور سے اُن میں معاشرتی میل میلاپ کی خوداعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ اجتماعی بحث وتمحیص سے اُنہیں زندگی کے دوسرے اُمور میں بھی حوصلہ ملتا ہے۔ جیسے ایڈز کی روک تھام جنسی مساوات، اور بچوں کے حقوق۔

موزمبق میں اب اٹھائیس سے زیادہ جونیئر فارمر فیلڈ اور لائف سکولز ہیں۔ موزمبق کے علاوہ کینیا، نیمبیا، زیمبیا، سوازی لینڈ اور تنزانیہ میں بھی ایسے سکولوں کا اجراء کیا گیا ہے۔ ہزاروں یتیموں کو کاشتکاری کی تربیت دی گئی ہے۔ گریجویشن کرنے کے بعد وہ اپنے لئے کاشت کاری کا آغاز کرتے ہیں۔ سکول کا ایک کارکن کا کہنا ہے ''جب ہم نے ان سکولوں کا آغاز کیا، تو بچوں کا کوئی مستقبل نہیں تھا، ان میں سے اکثر بڑے ہو کر ٹرک ڈرائیور بننا چاہتے تھے، کیونکہ اُن کے سامنے صرف یہی ایک آپشن تھی۔ اب وہ استاد، کسان اور انجینئر بننا چاہتے ہیں۔''

شہروں میں خوراک کی حفاظت وضمانت:

آج کل زیادہ تر لوگ شہروں کے اندر یا شہروں کے مضافات میں رہتے ہیں۔ زیادہ تر لوگ پناہ گزینوں کے کیمپ میں غربت کی حالت میں رہتے ہیں۔ اُنہیں ملازمت، صاف پانی اور صحت بخش خوراک میسر نہیں ہوتی۔ شہر کے لوگوں کے پاس جب رقم، گھر اور ملازمت ہو تو اُن کے لئے خوراک کی حفاظت بہتر ہوتی ہے۔ کیونکہ پھر وہ بہتر خوراک خرید سکتے ہیں، خوراک پکا سکتے ہیں اور محفوظ بھی کر سکتے ہیں۔ اور اپنے دیہاتی باغوں میں اپنی خوراک بھی اُگا سکتے ہیں۔

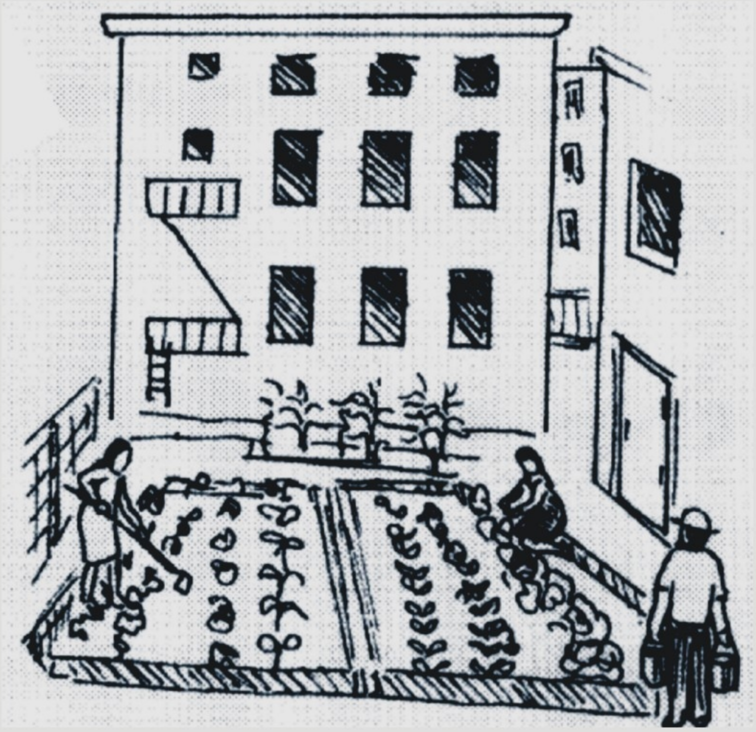

لوگوں کی سبزیاں:۔ شمالی امریکہ کے دوسرے دیہاتی علاقوں کی طرح مغربی اوک لینڈ (کیلیفورنیا) میں باسی خوراک اور الکوہل کے بڑے ذخائر موجود ہیں۔ اور جو تازہ خوراکیں ہیں اُن کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ اوک لینڈ میں لوگ بدغذائیت اور زیادہ وزن کا شکار ہیں یہاں تشدد، الکوحل کے استعمال اور منشیات کی وجہ سے معاشرہ خطرناک حد تک پہنچا ہے۔ مغربی اوک لینڈ میں ہر چوتھا آدمی ایمرجنسی فوڈ پروگرام پر انحصار رکھتا ہے۔

اس مسئلے کو مدنظر رکھتے ہوئے لوگوں نے معاشرے کو صحت بخش خوراک مناسب قیمتوں پر مہیا کرنے کی کوشش کی۔ اُنہوں نے ٹرک خریدنے کے لئے رقم جمع کی۔ اُنہوں نے ٹرک کو شوخ رنگ دیا اور مقبول موسیقی چلانے کیلئے انتظام بنایا۔ ہر ہفتے وہ شہر کے دوسرے علاقوں میں ٹرک لے جاتے اور پھل اور سبزیاں واپس خریدتے۔ وہ گلیوں کے کونوں پر رُکتے جہاں لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ موسیقی لگاتے اور کم قیمتوں پر تازہ خوراک بیچتے تھے۔ جب وہ تازہ خوراک بیچتے تو وہ اس دوران لوگوں سے تازہ خوراک کی اہمیت کی بات کرتے۔

وہ اپنے ٹرک کو ''لوگوں کی سبزیاں'' کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ وہ لوگوں سے شرکت کی اپیل کرتے تھے۔ بعض لوگوں نے علاقائی باغ لگانے کا فیصلہ کیا کہ اس باغ کی سبزیاں اسی ٹرک سے فروخت کی جائیں گی۔ نوجوانوں اور عمر رسیدہ لوگوں نے مل کر کام کیا اور فصل اُگانے کی تربیت حاصل کی۔ دوسرے لوگوں نے اپنے باغ لگائے۔ جلد ہی ایک قریبی سکول اور علاقائی مرکز نے بھی باغ لگائے۔ ان میں سے اکثر باغوں کی سبزیاں اسی ٹرک سے فروخت کئے جاتے تھے۔

علاقے میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد اس تحریک نے مقامی حکومت سے زمین، فنڈ اور اشتہار کا مطالبہ کیا اُن کا خیال تھا کہ حکومتی مدد سے وہ زیادہ لوگوں کو کھلا سکیں گے۔

''لوگوں کی سبزیاں'' کی تحریک مقامی خوراک اور معیشت کو مستحکم کرنے اوک لینڈ میں ہر ایک کے لئے خوراک محفوظ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس تحریک کا منشا یہ ہے کہ کوئی صحت بخش خوراک سے اس لئے محروم نہ ہونا پڑے کہ وہ شہر میں رہتے ہیں یا غریب ہیں۔ اُن کا کہنا ہے خوراک کے تحفظ کے لئے خوراک میں انصاف ضروری ہے۔

شہروں میں خوراک کے تحفظ میں حکومت کو مدد کرنی چاہئے

''لوگوں کی سبزیاں'' کی کہانی سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ لوگ کس طرح اپنی خوراک کے تحفظ کا مسئلہ حل کر سکتے ہیں۔ اُن کے پروگرام سے بہت لوگوں کو فائدہ ہوا ہے۔ لیکن اُن کی خوراک کے تحفظ کا مسئلہ مکمل طور پر حل نہیں ہوا ہے۔

- مغربی اوک لینڈ میں لوگوں کے پاس صحت بخش خوراک کیوں نہیں ہے؟
- اس تحریک میں لوگ کیوں دلچسپی لینے لگے؟
- مقامی حکومت اس طرح کے منصوبوں مین کیسے مددگار ثابت ہوتی ہے؟
- یہ تحریک دوسرے کونسے اداروں یا پراجیکٹوں کے ساتھ کام کر سکتی ہے؟
- آپ اپنے علاقے میں خوراک کے تحفظ کیلئے کیا پروگرام بنائیں گے؟

شہروں کے لئے خوراک کی دیرپا پالیسی

خوراک کے دیرپا تحفظ کے حصول کے لئے شہری زندگی کے تمام پہلو اور ترقیات کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ اُن لوگوں کو شہری لوگوں کے حصول خوراک کے طریقوں پر سوچنا چاہئے جو لوگ نقل و حمل، تعلیم، ملازمت اور نئے گھروں کی تعمیر کی منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ حکومت اُن لوگوں کی ان شکلوں میں مدد کر سکتی ہے۔ علاقے کے لوگوں کو باغ لگانے کے لئے زمین مہیا کرنا، مارکیٹوں تک نقل و حمل کا انتظام کرانا اور سکولوں میں خوراک کے تحفظ اور غذائیت کے متعلق تعلیم و تربیت دینا، اس طرح کرنے سے ان لوگوں کے حال کے علاوہ مستقبل بھی سدھر جائے گا۔

جن دکانوں اور مارکیٹوں میں مناسب قیمتوں پر صحت بخش خوراکیں ملتی ہوں وہ علاقائی صحت کی بہتری میں معاون ہوتے ہیں۔

بھوک کی سماجی اور سیاسی وجوہات

بھوک کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں جیسے غیر زرخیز مٹی، آب وہوا میں تبدیلی، پانی تک عدم رسائی وغیرہ۔لیکن اکثر علاقوں میں بھوک کی بنیادی وجہ غربت ہوتی ہے۔ جب کسانوں کا کوئی ذریعہ معاش نہ ہو یا کافی رقم نہ ہو تو بھوک مسلط ہوجاتی ہے۔ کسی علاقے میں غربت اور بھوک کی بنیادی وجہ سمجھے سے خوراک کے تحفظ کا مسئلہ بھی سمجھ میں آجاتا ہے جو سب کے لئے بہت اہم ہوتا ہے۔

بھوک کی سیاسی اور سماجی وجوہات

خوراک کی حفاظت کو کارپوریٹ قبضوں سے نقصان پہنچتا ہے

جب خوراک کی بھی دوسری تجارتی اشیاء کی طرح خرید وفروخت ہوتی ہو تو پھر لوگوں کو کھلانے سے منافع کمانا زیادہ اہم پڑتا ہے۔اور یوں علاقے کے لوگوں کے مسائل پیدا ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔اب زیادہ لوگ بڑے کارپوریشنوں کی دکانوں سے خوراک خریدتے ہیں۔لوگ ایسی خوراکیں خریدتے ہیں جو بڑے کارپوریشن بناتے ہیں، بڑے بڑے کارپوریشن اپنی زمینوں پر اُگاتے ہیں جو زیادہ پیداوار کے حرص میں کیمیاوی کھاد، کیڑے مار ادویات وغیرہ استعمال کرتے ہیں جو ادویات کارپوریٹ کنٹرول (یعنی بڑے کاروباری اداروں کا قبضہ) کی وجہ سے کسان زمین اور کاروبار سے بے دخل ہوجاتے ہیں۔ جب یہی بڑے کاروباری ادارے دوسرے علاقوں میں خوراک بیچنے کے لئے زمینوں پر خوراک اُگاتے ہیں تو اسی علاقے کے لوگوں کو اپنے لئے باہر سے خوراک لانا پڑتا ہے۔اگر وہ باہر سے خرید کر لانے کے متحمل ہوسکتے ہوں۔

یہ ادارے خوراک کے اس عدم تحفظ سے منافع خوری کرتے ہیں اور پورے ملک کا انحصار ایک بین الاقوامی مارکیٹ پر ہونے لگتا ہے۔ جب مارکیٹ سے لوگوں کی ضروریات پوری ہونا بند ہوجاتا ہے تو ادارے حکومتوں پر زیادہ نفع کے ساتھ یہی خوراک بیچتے ہیں تاکہ وہ اسے بطور امداد لوگوں میں تقسیم کرے۔

جب تک لوگوں کا اپنی خوراک پر کنٹرول نہ ہوگا تو کارپوریشنوں کی سب سے بڑی پیداوار بھوک ہوگی۔

قحط کے خلاف ضائع شدہ تخم کی بحالی

زمبابوے میں کسانوں نے کئی قسم کے اناج اُگائے۔1960ء کے سبز انقلاب کے دوران حکومت اور بین الاقوامی ایجنسیوں نے لگانے کے لئے نئے قسم مکئی کا تعارف کرایا۔ کسانوں کو یہ تخم بہت پسند آیا کیونکہ اس کے بھٹے میں دانے بہت ہوتے تھے اور اُگتے بھی جلد تھے۔ اس لئے فروخت بھی جلد ہوتے تھے۔ حکومت ان سے یہی خوراک خرید کر دوسرے ممالک برآمد کرنے یا زمبابوے کے اندر دوسرے شہروں کو فروخت کرتی ہے جہاں خوراک کم ہوتی ہے۔

رفتہ رفتہ پورے زمبابوے میں مکئی ایک عام خوراک بن گئی اور کسان اسے بڑی مقدار میں اُگانے لگے۔ پھر قحط کا زمانہ آیا۔ زمبابوے اور جنوبی افریقہ کے کئی دوسرے ممالک میں، بہت کم بارش ہوتی تھی مکئی، بہت کم اُگتی تھی اور مکئی کے علاوہ کوئی دوسری خوراک تھی بھی نہیں۔ اکثر خاندانوں نے بھوک سے بچنے کے لئے مکئی کو ذخیرہ کیا تھا لیکن ان کے ذخیرے سڑ چکے تھے۔ وہ تو اپنے باجرے کے عادی تھے کئی موسموں تک ذخیرہ میں صحیح وسالم رہتا تھا۔

جب بارش طوفانی شکل میں آئی تو فصلوں کو اُکھاڑ دیا اور خشک کھیتوں سے قیمتی مٹی بہالے گئی، زمبابوے میں اتنا شدید قحط پڑا کہ حکومت کو مجبوراً امریکہ سے خوراک کی امداد اور مطالبہ کرنا پڑا۔ مکئی کے جہاز آگئے اور ملک بھر میں تقسیم کر دی گئی۔ لیکن امداد اور جدید تخم یہ طویل مسئلہ اتنی جلدی حل نہیں کر سکتا تھا۔ کسان جانتے تھے کہ وہ بارش نہیں برسا سکتے البتہ وہ بارش کا بہتر استعمال کر سکتے ہیں۔ کسانوں نے چھوٹے دانوں کے تخم اکٹھا کرنا شروع کیا۔ جیسے باجرہ جو پہلے بھی زمبابوے میں اچھی طرح اُگتا تھا۔ کسانوں نے ہر قسم کے دستیاب تخم بوئے۔ اگر خشک سالی کی وجہ سے ایک فصل تباہ ہو تو دوسری قسم کی فصل بچ سکے گا۔ بعض کسان فصل کاٹنے کے بعد پودوں کی ٹھنٹھیں کھیت میں رہنے دیتے تاکہ شدید بارش کی وجہ سے کھیت سے زرخیز مٹی نہ بہے، اسی طرح اگلی فصل تک کھیت کی مٹی نرم رہتی۔ بعض کسانوں نے فصل کی کٹائی کے بعد لوبیا اُگایا اس طرح سال بھر کھیتوں میں کچھ نہ کچھ ضرور اُگ رہا ہوتا۔

اب بھی زمبابوے میں پہلے سے کم بارش ہوتی ہے۔ لیکن کئی کسان اب غیر ملکی بیج اور امداد پر یقین نہیں رکھتے اس لئے وہ بھوک کے مقابلہ کرنے کے لئے ایسی فصلیں اُگاتے ہیں جو خشک سالی کے دوران باقی رہ سکتی ہیں۔

''سبز انقلاب'' کی کاشتکاری کے طریقے

1960ء کے ''سبز انقلاب'' کے بعد کارپوریشنوں اور بین الاقوامی ایجنسیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ جدید تخم، کیمیاوی کھاد اور کیڑے مار ادویات کی مدد سے پوری دنیا کو کھلا سکتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ زمینوں کے حصول، تخم کی سپلائی، مارکیٹنگ اور تقسیم کے نظام پر قبضے میں کامیاب تو ہوئے ہیں لیکن بھوک کی روک تھام میں نہ صرف وہ ناکام ہوئے ہیں بلکہ بعض اوقات وہ بھوک کے مسئلے کو مزید شدید کر دیتے ہیں۔

پانی تک رسائی کا نہ ہونا

فصلوں کو اُگنے کے لئے پانی درکار ہوتا ہے۔ چونکہ بڑی زمینوں کے لئے زیادہ سے زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے چھوٹے چھوٹے کھیت پانی سے محروم رہ جاتے ہیں، جب پانی آلودہ ہوجاتا ہے یا کسی ایک آدمی کے قبضے میں ہو تو پانی تک رسائی کا حق خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ (دیکھئے باب چھ) پانی کے ذخائر کے تحفظ کے لئے زمین اور پانی کے انتظام کے کئی طریقے ہیں۔ (دیکھئے باب نو، پندرہ) لیکن ان طریقوں کی حفاظت اور ان کی بہتری حکومت اور بین الاقوامی ایجنسیوں کے تعاون سے ممکن ہے۔

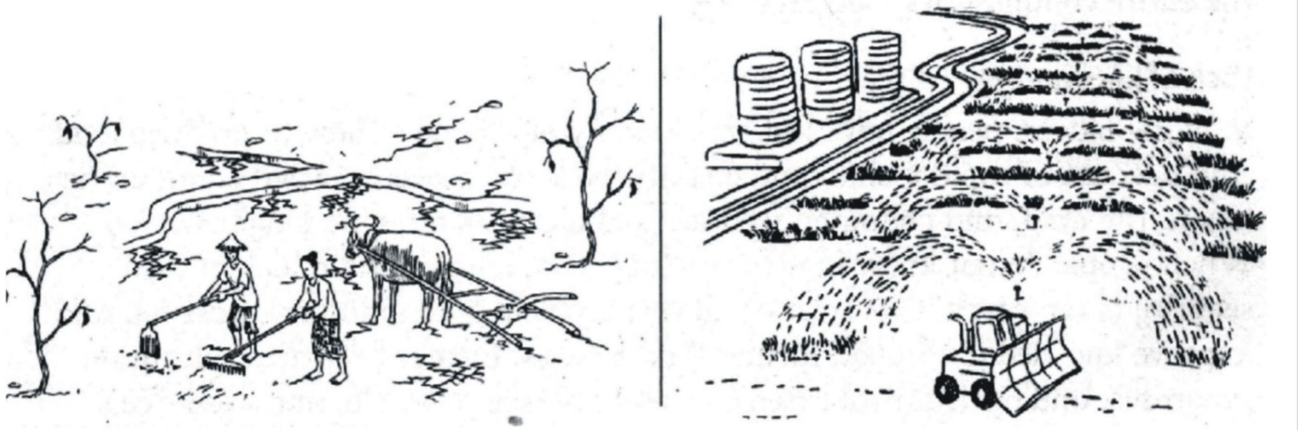

زمین کا ضیاع

جب زمین چند جاگیرداروں یا کارپوریشنوں کے قبضے میں ہو تو خوراک کے متعدد مسائل رونما ہوجاتے ہیں، چھوٹے چھوٹے کسان شہروں میں ہجرت کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں جہاں وہ فیکٹریوں میں کام کرنے لگتے ہیں کیونکہ ان کے پاس فصل اُگانے کے لئے زمین نہیں رہتی اور صحت بخش خوراک خریدنے کے لئے رقم ہوتی اور وہ بدغذائیت اور بھوک کا شکار ہوجاتے ہیں۔ عموماً بڑے کارپوریشن زمین کے وسیع عریض قطعات پر ایک ہی فصل اُگاتے ہیں، چند لوگوں کو مزدور رکھتے ہیں۔ زیادہ مشنری استعمال کرتے ہیں، کیمیاوی کھاد، کیڑے مار ادویات کا استعمال کرتے ہیں اور فصلوں کو دور دراز علاقوں میں فروخت کرتے ہیں اکثر دوسرے ممالک کو برآمد کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے خوراک میں تنوع کم ہوجاتا ہے۔ غذائیت کمزور ہوجاتی ہے، کھیت کے نوکروں کی اُجرت کم ہوتی ہے، ماحول کو نقصان پہنچتا ہے اور مقامی سطح پر خوراک کم پڑ جاتی ہے۔ اس سے مقامی ثقافت کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ کیونکہ لوگوں کے ذہنوں سے فصلوں کے اُگانے کے روایتی طریقے رفتہ رفتہ مٹ جاتے ہیں۔

مارکیٹ اور قرضوں تک رسائی کا نہ ہونا: چونکہ کاشتکاری کا انحصار موسم اور مارکیٹ کی قیمتوں پر ہوتا ہے اس لئے بعض اوقات کسانوں کو قرضوں کی ضرورت ہوتی ہے جب تک مارکیٹ میں قیمتیں بہتر ہوجائیں یا جب تک وہ فصل نہ کاٹیں۔ بینک بھی چھوٹے کاشتکاروں کو قرض دینے سے انکار کرتے ہیں جبکہ بڑے مضبوط کارپوریشنوں کو بے جھجک قرض دے دیتے ہیں اس وجہ سے معمولی کاشتکار بھوک کا شکار ہوجاتے ہیں۔ بلکہ اکثر تو وہ اپنی زمین سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

ہجرت

جب لوگوں کو اپنی زمینوں سے بے دخل کیا جاتا ہے تو وہ کاشتکاری کا علم بھی بھول جاتے ہیں۔ اگر لڑکے کاشتکاری سیکھنے سے پہلے شہروں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے چلے جاتے ہیں اور ان کے والدین انہیں کاشتکاری کی تربیت نہیں دے پاتے اور یوں خاندان کی زمین کا ضیاع ہمیشہ اور مستقل ہو جائے گا۔

متعدی امراض:۔ جوں جوں ایڈز''ملیریا'' تپ دق دنیا میں ہزاروں لوگوں کو موت کے گھاٹ اُتارتے جائیں گے تو بھوک اور بدغذائیت میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ علاقے اور خاندان لوگوں کی پوری پوری نسلوں سے ہاتھ دھو بیٹھے گے خصوصاً اُن نسلوں سے جو فصلوں کے اُگانے مین زیادہ مستعد ہوں۔ کسان کے مرنے سے خوراک کی پیداوار کم ہو جاتی ہے اور کاشتکاری کا علم اُن کے مرنے کے ساتھ ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔ ان بیماریوں کے علاج سے نہ صرف بھوک اور بدغذائیت کا انسداد ہو جاتا ہے بلکہ پورے علاقے کو تحفظ بھی فراہم کر دیتا ہے۔

علم کی کمی:۔ کئی جگہوں میں لوگ کاشتکاری کے روایتی طریقے بھول چکے ہیں۔ اس کے علاوہ چونکہ حالات تیزی سے بدل رہے ہیں۔ (جیسے گنجان آباد علاقے، زرخیز زمین کی کمی، بدلتے ہوئے موسم) اس لئے پرانے طریقے موثر بھی نہیں رہے ہیں۔ جب لوگ خوراک کی پیداوار کے طریقوں سے ناواقف ہوتے ہیں تو بھوک اور خوراک کا عدم تحفظ یقینی امر ہوگا۔ اس مسئلے کا ایک حل یہ ہے کہ اس علم کو برقرار رکھا جائے یا فارمر فیلڈ سکول کے ذریعے اس کی ترسیل وتبلیغ کی جائے۔ فارمر فیلڈ سکول کے علاوہ، کسانوں کے مابین اجلاس یا زرعی توسیعی پروگرام کے ذریعے بھی کاشتکاری کے علم کا ابلاغ کیا جاسکتا ہے۔ (دیکھئے صفحہ 316)

خوراک کی قلت بھوک کا سبب بنتی ہے۔ اور خوراک کی قلت اکثر انصاف کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

خوراک میں خودمختاری انسانی حق ہے

صاف،صحت بخش اور ثقافتی طور پر قابل قبول خوراک تک رسائی ہر انسان کا حق ہے۔خوراک میں خودمختاری ہماری خوراک کے نظام کا تعین کرتی ہے۔اور اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ ہر علاقے میں خوراک محفوظ ہے۔

ویا کمپسینا(**Viacampesina**)لوگوں کے خوراک پر کنٹرول کو مضبوط کرتا ہے:۔ اکثر چھوٹے کسانوں کو اُن کی فصلوں کی مناسب قیمتیں نہیں ملتیں۔اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ بین الاقوامی قوانین سے زیادہ تر امیر اقوام اور بڑے جاگیر دار ہی فائدہ اُٹھاتے ہیں۔بعض اوقات مقامی مارکیٹ میں بھی کسانوں کو منافع نہیں ہوتا کیونکہ درآمد شدہ مال سستا ہوتا ہے۔اس لئے وہ کم قیمتوں پر اپنا سامان فروخت کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ مزید بھوک،قرض اور غربت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اس مسئلے سے بچنے کے لئے کئی ملکوں میں کسان ''ویا کمپسینا'' کی تحریک میں شامل ہو گئے۔(جس کا مطلب ہے ''دہقانوں کا راستہ'') ویا کمپسینا کسانوں کی تنظیموں کا ایک یونین ہے جس کا مقصد کسانوں کو مستحکم کرنا،زمین اور پانی کے وسائل کو محفوظ کرنا اور خوراک کی پیداوار اور تقسیم و کنٹرول کرنا ہے۔ویا کمپسینا کے نزدیک خوراک کا تحفظ خوراک کا خودمختاری میں پوشیدہ ہے۔خودمختاری کا مطلب یہ ہے کہ کسان کونسی فصل اُگانا چاہتے ہیں اور کتنی فصلیں فروخت کرنا چاہتے ہیں؟ اور صارفین کو یہ فیصلہ کرنے کا حق کب ہوتا ہے کہ وہ کیا صرف کرتے ہیں؟ اور وہ کس سے خوراک خریدتے ہیں؟

بعض مقامات میں ویا کمپسینا سیاست دانوں اور کارپوریشنوں پر مقامی کسانوں کے حق کے لئے دباؤ ڈالتی ہے۔جبکہ بعض مقامات میں ویا کمپسینا بے زمین کسانوں کے لئے غیر مستعمل زمین کے حصول کے لئے کوشش کر رہی ہے،ویا کمپسینا ایسے اداروں کی تعمیر میں بھی مدد کر رہی ہے جو ضرورت مندوں میں خوراک کی مساویانہ تقسیم کرے۔جب 2005ء میں شدید زلزلے اور سونامی نے انڈونیشیاء کو تباہ کیا تو ان میں جو لوگ زیادہ متاثر ہوئے وہ ماہی گیر اور کسان تھے۔ویا کمپسینا نے اُن کی مدد کی لیکن دوسرے علاقوں سے محض خوراک لا کر تقسیم کرنے کی بجائے اُس نے مقامی تنظیموں سے مل کر کام کیا اور مقامی چھوٹے کاروباری،اداروں سے خوراک،اوزار اور دوسرا ضروری سامان خرید لیا۔ اُنہوں نے اہم مسائل اُٹھائے جیسے خوراک کی امداد کی اصل (خواہ یہ مقامی تھی یا درآمد شدہ) تباہ شدہ کھیتوں کی تعمیر نو اور مقامی تنظیموں کا استحکام (کہ وہ خودمختار ہو جائیں)۔ ویا کمپسینا کی رقم طویل المیعاد منصوبوں پر صرف کی گئی جیسے گھروں اور کشتیوں کی تعمیر،ماہی گیروں اور کسانوں کے لئے اوزار کی فراہمی اور کھیتوں کو دوبارہ قابل کاشت بنانا۔ ان آفت زدوں کی خود اعتمادی پر انحصار کرتے ہوئے ویا کمپسینا نے قلیل المیعاد اور طویل المیعاد دونوں قسم کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا۔